www.KitaboSunnat.com

PDF Split DEMO : Purchase from www.A-PDF.com to remove the waterm

مادہ	الفاظ اور عنوان
حلف	حَلَفَ قسم حَلَفَ قسم اٹھانا
حلق	(حَلَقَ، حَلَّقَ سر مُنڈانا ۲/۱۹۶)،
	۲۸/۲۷ حُلقُوم گلا
حلّ	حَلَّ اترنا۔ کھولنا احرام کھولنا ۵/۲)
	اَحَلَّ اتارنا۔ کھولنا حلال کرنا ۵/۴)
	حلیلۃ بیوی
حلم	حِلم عقل حُلُم جوانی۔ خواب
	حَلَمَ برداشت کرنا۔ جوبن پر آنا
حلی	(حِلی۔ زیور پہنانا حلیۃ زیور
	ض ۲/۴)
حمأ	مٹی اور اس کی مختلف حالتیں
حمد	حَمَدَ تعریف کرنا (محمّد، احمد۔
	ض ۱/۱)
حمر	(اَحْمَر۔ سرخ ض ۲/۶)
	(حِمَار گدھا ض ۲/۱)
حمل	حَمْل۔ حِمْل بوجھ (ض ۵/۵)
	حَمَلَ (بوجھ) اٹھانا۔ سوار کرنا
	(حَمَلَ عَلٰی بوجھ لادنا (۲/۲۸۶)
	(حَمَّلَ بوجھ اٹھوانا ″)
	احتمل بوجھ اٹھانا اور صبر کرنا (۴/۱۱۲)
حمّ	حمیم۔ پانی۔ دوست۔ گرمی
	یحموم۔ دھواں
حمی	گرمی (گرم کرنا)
حنث	حِنْث گناہ حَنَثَ قسم توڑنا
حنجر	حَنَاجِر گلا
حنذ	حَنَذَ بھوننا
حنف	حَنَفَ یکسو ہونا (ض ۳/۲)
حنك	اِحْتَنَكَ قابو پانا
حنّ	حنان مہربان (حُنَیْن ض ۱/۸)

مادہ	الفاظ اور عنوان
حوب	حُوب گناہ
حوت	حُوت مچھلی (ض ۱/۱۰، ۲/۱)
حوج	حَاجۃ حاجت۔ تنگی
حوذ	اِسْتَحْوَذَ قابو پانا
حور	حُور آنکھ حَوَارِی مددگار
	حَارَ پھرنا حَاوَرَ بات کرنا
	(تَحَاوَرَ سوال وجواب کرنا ۵۸/۱)
حوز	تَحَیَّزَ ملنا (ض ۳/۱)
حوش	حَاشَا تسبیح وتقدیس
حوط	اَحَاطَ گھیرنا
حول	حَوْل۔ سال۔ پاس
	(حَوَّلَ بدل دینا حَالَ حائل ہونا ۸/۲۴)
حوم	حام اونٹ (ض ۱/۶، ۲/۵)
حوی	اَحْوٰی سیاہ حوایا انتڑیاں
حیث	حَیْثُ۔ حَیْثُمَا جہاں
حید	حَادَ کترا جانا
حیر	حَیْرَان حیران ہونا۔
حیص	مَحِیْص پناہ
حیض	محیض حیض (حاضت۔
	حیض آنا ۶۵/۴)
حیف	حَافَ بے انصافی کرنا
حیق	حَاقَ گھیرنا
حیل	حِیْلَۃ تدبیر کرنا
حین	حین۔ حِیْنَئِذٍ وقت
حیّ	حَیَّۃ سانپ حیاۃ زندگی
	حَیِیَ زندہ رہنا یَحْیٰی ض ۱/۱)
	اَحْیَا زندہ کرنا حَیَّی دعا دینا
	اِسْتَحْیَاء زندہ رکھنا۔ شرمانا

مادہ	الفاظ اور عنوان
	خ
خبأ	خَبَأَ چھپنا۔ چھپانا
خبت	اَخْبَتَ عاجزی کرنا
خبث	خبیث ناپاک۔ ردّی
	خَبُثَ (گندہ یا ناکارہ ہونا)
خبر	خبیر آگاہ ہونا۔ خبر دینا
خبز	خُبْز (ض ۲/۴)
خبط	تَخَبَّطَ آسیب زدہ کرنا
خبل	خَبَال خرابی
خبو	خَبَا آگ کا بجھنا
ختر	خَتَّر دھوکا دینا
ختم	خَتَمَ مہر لگانا (خاتم مہر) ختم ہونا۔
خدّ	خَدّ رخسار (ض ۲/۲) اخدود گڑھا
	(اصحب الاخدود ض ۱/۱۰)
خدع	خَدَعَ۔ خَادَعَ دھوکا دینا
خدن	اَخْدَان دوست ض ۵/۱)
خذل	دھوکا دینا۔ دوست
خرب	خراب خرابی۔ خراب ہونا
	اَخْرَبَ خراب کرنا
خرج	(خَرْج خراج۔ محصول چندہ (۱۸/۹۴)
	خَرَجَ نکلنا۔ اَخْرَجَ نکالنا
	(اِسْتَخْرَجَ کوشش سے نکالنا (۱۸/۸۲)
خردل	(خَرْدَل رائی ض ۲/۲)
خرّ	خَرَّ گرنا
خرص	خَرَصَ اٹکل پچو۔ اندازہ لگانا
خرطم	خُرْطُوم ناک
خرق	خَرَقَ پھاڑنا
خزن	خَزَنَ اکٹھا کرنا خزائن خزانہ
خَزَنَۃ	داروغہ۔ دوزخ کا فرشتہ

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۱۰۔ مثابۃ: ثوب کے اصل معنیٰ کسی چیز کا اپنی اصلی حالت کی طرف لوٹ آنا ہے۔ کہتے ہیں ثاب فُلَانٌ الی دارہ۔ یعنی فلاں شخص اپنے گھر کی طرف لوٹ آیا اور مَثَابَۃ اس جگہ کو کہا جاتا ہے جو کنویں کے منہ پر پانی پلانے کے لیے بنائی جاتی ہے (مف) چونکہ لوگ پانی پینے اور پلانے کے لیے ایسی جگہ پر بار بار لوٹ کر آتے اور جمع ہوتے تھے۔ لہٰذا اسے مثابۃ کہا جاتا ہے۔ اسی نسبت سے اللہ تعالیٰ نے بیت اللہ شریف کو مثابۃ کہا کہ یہاں لوگ آکر بار بار اپنی روحانی پیاس بجھاتے اور جمع ہوتے ہیں۔ ارشاد فرمایا:

وَاِذْ جَعَلْنَا الْبَيْتَ مَثَابَةً لِّلنَّاسِ وَاَمْنًا (۲/۱۲۵) — اور جب ہم نے خانہ کعبہ کو لوگوں کے جمع ہونے اور امن پانے کی جگہ مقرر کیا۔

ماحصل: (۱) جمع کا لفظ عام ہے۔ ہر قسم کی چیزوں کے لیے اور ظاہری اور معنوی سب صورتوں میں استعمال ہوتا ہے

(۲) اجتمع: صرف جانداروں کو اکٹھا کرنے کیلیے
(۳) حَشَرَ: جانداروں کے لیے اور جو اپنے اپنے ٹھکانوں سے بیجا کر اکٹھا کرنے کے لیے۔
(۴) ذَخَرَ: مستقبل کے لیے ضرورت کی چیزوں کو جمع کرنے کے لیے
(۵) خَزَنَ: جمع شدہ چیزوں کی حفاظت کرنے کیلیے۔
(۶) وَسَقَ: ایک ہی چیز سے متعلقہ اجزاء کو اکٹھا کرنے کے لیے۔
(۷) کَفَتَ: بمعنی جمع کرنا اور قبضہ میں لینا، سمیٹ لینا۔
(۸) لَمَّ: جمع کرنا اور اس کی اصلاح کرنا۔
(۹) حَصَّلَ: نکالنا اور جمع کرنا۔
(۱۰) مَثَابَۃ: میں جمع ہونا کا معنیٰ کنایۃً پایا جاتا ہے۔ اصل معنیٰ بار بار آتے رہنا ہے۔

۱۳۱۔۔۔ اگر

کے لیے اِنْ، اِمَّا اور لَوْ کے الفاظ قرآن میں آئے ہیں۔

۱۔ اِنْ: حرفِ شرط ہے۔ مستقبل کے لیے آتا ہے۔ اس کا پہلا جملہ شرطیہ ہمیشہ فعل ہوتا ہے اور دوسرے جملہ (جزا) پر ف داخل ہوتا ہے۔ قرآن میں ہے:

اِنْ تُعَذِّبْهُمْ فَاِنَّهُمْ عِبَادُكَ (۵/۱۱۸) — اگر تو انہیں عذاب دے تو وہ تیرے بندے ہیں۔

۲۔ اِمَّا: (اِنْ۔ مَا) جب حرف شرط کے طور پر آتا ہے تو اس میں صرف اِنْ ہی معنیٰ دیتا ہے۔ مَا حرفِ زیادت اور صرف تحسین کلام کے لیے آتا ہے۔ قرآن میں ہے:

(۱) اِمَّا يَبْلُغَنَّ عِنْدَكَ الْكِبَرَ اَحَدُهُمَا (۱۷/۲۳) — اگر ان دونوں میں سے کوئی ایک تمہارے سامنے بڑھاپے کو پہنچ جائے۔

(۲) فَاِمَّا تَرَيِنَّ مِنَ الْبَشَرِ اَحَدًا (۱۹/۲۶) — تو (اے مریم) اگر تم کسی آدمی کو دیکھو۔

۳۔ لَوْ: حرفِ شرط مگر اس میں جزا کا جملہ ہمیشہ شرط سے مقید ہوتا ہے اور اس کی جزا پر لِ (لام مفتوحہ) داخل ہوتا ہے۔ قرآن میں ہے:

لَوْ كَانَ عَرَضًا قَرِيْبًا وَّسَفَرًا قَاصِدًا — اگر مالِ غنیمت سہل الحصول اور سفر ہلکا ہوتا تو یہ لوگ تمہارے

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

الْمَدَآئِنِ حٰشِرِيْنَ (۷/۱۱۱) اور اس کے بھائی کے معاملے کو موقوف رکھیے اور شہروں میں ہرکارے روانہ کر دیجئے۔

۲۔ بَعَثَ: بنیادی طور پر اس کے دو معنی ہیں (۱) اُبھارنا، اُٹھانا اور (۲) تنہا روانہ کرنا۔ پھر کبھی اس سے ایک ہی مفہوم لیا جاتا ہے۔ مثلاً بَعَثْتُ الْبَعِيْرَ میں نے اونٹ کو اٹھا کر آزاد چھوڑ دیا۔ اور جب یہ روانہ کرنا کے معنی میں ہو تو اس کا مطلب کسی مقصد یا مہم کی تکمیل کے لیے روانہ کرنا ہو گا۔

ارشادِ باری ہے:

فَبَعَثَ اللّٰهُ غُرَابًا يَّبْحَثُ فِي الْاَرْضِ (۵/۳۱) اور خدا نے ایک کوا بھیجا جو زمین کو کریدنے لگا۔

دوسرے مقام پر فرمایا:

هُوَ الَّذِيْ بَعَثَ فِي الْاُمِّيّٖنَ رَسُوْلًا مِّنْهُمْ يَتْلُوْا عَلَيْهِمْ اٰيٰتِهٖ وَيُزَكِّيْهِمْ (۶۲/۲) وہی تو ہے جس نے ان پڑھوں میں سے ایک رسول بھیجا۔ جو اُن پر اللہ کی آیات پڑھتا اور اُن کو پاک کرتا ہے۔

ماحصل: اَرْسَلَ: کسی کو پیغام دے کر بھیجنا۔ بعث: کسی کو کسی مقصد کی تکمیل کے لیے تنہا روانہ کرنا۔

۶۶—بیان کرنا

کے لیے وَصَفَ، قَصَّ، ضَرَبَ، حَدَّثَ، بَيَّنَ، صَرَّفَ، فَصَّلَ اور فَسَّرَ کے الفاظ آئے ہیں:

۱۔ وَصَفَ کے معنی کسی کا حلیہ بیان کرنا (م-ل) کسی چیز کا حلیہ اور نعت بیان کرنا خواہ وہ صحیح ہو یا غلط (مف) منظر کشی کرنا۔ قرآن میں ہے:

قَالَ بَلْ سَوَّلَتْ لَكُمْ اَنْفُسُكُمْ اَمْرًا فَصَبْرٌ جَمِيْلٌ وَاللّٰهُ الْمُسْتَعَانُ عَلٰى مَا تَصِفُوْنَ (۱۲/۱۸) یعقوبؑ نے کہا (یوں نہیں ہے) بلکہ تم اپنے دل سے یہ بات بنا لائے ہو۔ اچھا صبر ہی خوب ہے اور جو تم بیان کرتے ہو اس کے بارے میں خدا ہی سے مدد مطلوب ہے

۲۔ قَصَّ کے معنی کسی کے نشانِ قدم پر چلنا ہے (مف) جیسا کہ قرآن میں ہے:

فَارْتَدَّا عَلٰى اٰثَارِهِمَا قَصَصًا (۱۸/۶۴) تو وہ دونوں اپنے پاؤں کے نشان دیکھتے دیکھتے لوٹ گئے۔

اسی سے قَصَّ بمعنی بتدریج اتباع کرتے جانا ہے (منجد) یعنی ایسی بات یا واقعہ بیان کرنا جو لوگوں میں نسلاً بعد نسلٍ بیان ہوتا چلا آ رہا ہو۔ جیسے:

نَحْنُ نَقُصُّ عَلَيْكَ اَحْسَنَ الْقَصَصِ بِمَآ اَوْحَيْنَآ اِلَيْكَ هٰذَا الْقُرْاٰنَ (۱۲/۳) (اے پیغمبرؐ) ہم اس قرآن کے ذریعے جو ہم نے تمہاری طرف وحی کیا ہے تمہیں ایک نہایت اچھا قصہ بیان کرتے ہیں۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

(۴) حیلۃ: ہوشیاری اور چالاکی سے تصرف پر قدرت حاصل کرنا۔

۹ـــــــ ترازو

کے لیے مِیْزَان[1] اور قِسْطَاس[2] کے الفاظ آئے ہیں:

۱- مِیْزَان: وزن کرنے کا آلہ کسی وزن کے برابر وزن کرنے کے آلہ کے لیے یہ لفظ عام ہے۔ اور میزان ترازو میں دونوں طرف پڑے ہوئے وزن میں سے ہر ایک کو بھی کہتے ہیں۔ تول

ارشادِ باری ہے:

اَلَّا تَطْغَوْا فِی الْمِیْزَانِ وَاَقِیْمُوا الْوَزْنَ بِالْقِسْطِ وَلَا تُخْسِرُوا الْمِیْزَانَ (۵۵-۸-۹)	تاکہ ترازو (سے تولنے) میں حد سے کمی بیشی نہ کرو اور انصاف کے ساتھ ٹھیک تولو۔ اور تول کم مت کرو۔

۲- قِسْطَاس: رومی لغت کا لفظ ہے جو عربی میں استعمال ہونے لگا (ف-ل ۲۸۶) اور اس ترازو کو کہتے ہیں جو بہت حساس ہو۔ راست تر ترازو۔ (م-ا) ایسا ترازو جس میں جھکاؤ دیکھنے کے لیے کانٹا (لِسَانُ الْمِیْزَان) بھی لگا ہوتا ہے۔ ارشادِ باری ہے:

وَزِنُوْا بِالْقِسْطَاسِ الْمُسْتَقِیْمِ (۱۷/۳۵)	اور جب تول کر دو تو ترازو سیدھی رکھ کر تولا کرو۔

www.KitaboSunnat.com

۱۰ـــــــ تراشنا

کے لیے نَحَتَ[1] اور جَابَ[2] (جوب) کے الفاظ ہیں۔

۱- نَحَتَ: کسی سخت چیز مثلاً لکڑی، پتھر، لوہا وغیرہ کو چھیلنے یا تراشنے کے معنوں میں آتا ہے۔ اور نُحَاتَۃ برادہ یا تراشہ کو کہتے ہیں (مف) ارشادِ باری ہے:

اَتَعْبُدُوْنَ مَا تَنْحِتُوْنَ (۳۷/۹۵)	کیا تم انھیں پوجتے ہو جنھیں خود تراشتے ہو۔

اور ظاہر ہے کہ یہ بت، پتھر، لکڑی یا دھاتوں سے بنائے جاتے تھے۔ دوسرے مقام پر فرماتا ہے:

وَتَنْحِتُوْنَ مِنَ الْجِبَالِ بُیُوْتًا (۷/۷۴)	اور تم پہاڑوں کو تراش تراش کر گھر بناتے ہو۔

۲- جَابَ: بمعنی قطع کرنا (مف) اور سوراخ یا شگاف کرنا (منجد) اور پھر اسے چھیل چھال کر درست کرنا ہے۔ گویا باریک کام کے لیے نَحَتَ کا لفظ موزوں ہے اور بھاری کام کے لیے جَاب کا۔ ارشادِ باری ہے:

وَثَمُوْدَ الَّذِیْنَ جَابُوا الصَّخْرَ بِالْوَادِ (۸۹/۹)	اور ثمود جو وادی (قریٰ) میں پتھر تراشتے (اور گھر بناتے) تھے۔

ماحصل: نَحَتَ: صرف تراشنے اور باریک کام کے لیے اور جَاب، کاٹنے، شگاف کرنے اور چھیلنے کے معنوں میں آتا ہے۔ اور اس کا تعلق بھاری کام سے ہے۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۲۔ خَطْب : عمل۔ حالت معاملہ خواہ بڑا ہو یا چھوٹا۔ عام طور پر بڑے ناپسندیدہ معاملہ کے لیے استعمال ہوتا ہے (منجد) قرآن میں ہے :

قَالَ فَمَا خَطْبُكُمْ اَيُّهَا الْمُرْسَلُوْنَ۔ — حضرت ابراہیمؑ نے فرشتوں سے کہا، تمہارا کیا مدعا ہے؟

قَالُوْٓا اِنَّآ اُرْسِلْنَآ اِلٰى قَوْمٍ مُّجْرِمِيْنَ۔ — فرشتوں نے کہا، ہم مجرم قوم کی طرف بھیجے گئے ہیں۔

(۵۱/۳۱-۳۲)

۳۔ دَاْب : بمعنی مسلسل چلتے رہنا۔ عادتِ مستمرہ۔ عادات واطوار۔ چال ڈھال (م۔ل) قرآن میں ہے :

كَدَاْبِ اٰلِ فِرْعَوْنَ (۳/۱۱) — (اُن کا حال بھی فرعون والوں کے حال جیسا ہے۔

۴۔ طَوْر : بمعنی اندازہ۔ حد۔ ہیئت۔ حال۔ باری۔ اور اَلنَّاسُ اَطْوَارٌ بمعنی آدمی کئی قسم کے ہیں (منجد) اور تَطَوَّرَ بمعنی ایک حالت سے دوسری حالت میں تبدیل ہونا۔ گویا طَوْر ایسی حالت یا ہیئت کو کہتے ہیں جو اندازہ کے مطابق کچھ مدت بعد تبدیلی چاہتی ہو۔ ارشادِ باری ہے :

وَقَدْ خَلَقَكُمْ اَطْوَارًا (۷۱/۱۴) — اور اللہ نے تم کو طرح طرح کی حالتوں سے پیدا کیا ہے۔

ماحصل : (۱) بَال : سوال کرتے وقت موجودہ حالت کے لیے۔

(۲) خَطْب : کسی ناپسندیدہ معاملہ کے بارہ میں پوچھنے کے لیے۔

(۳) دَاْب : عادات اور چال چلن کے لیے۔

(۴) طَوْر : ایک ہیئت کے بعد دوسری ہیئت کے لیے آتا ہے۔

۴۔۔۔ حاکم

کے لیے حَاكِم، اُولِي الْاَمْر اور قَوَّام کے الفاظ قرآن کریم میں آئے ہیں۔

۱۔ حَاكِم : حَكَمَ بمعنی المنع عن الظلم (م۔ل) یعنی ایسا فیصلہ جس میں کسی کو دوسرے پر ظلم و زیادتی سے روکا جائے۔ اور حَكَّمَ بمعنی کسی کو منصف یا حاکم بنانا۔ اور تحاکم بمعنی کسی حاکم کے پاس اپنا مقدمہ فیصلہ کے لیے لے جانا۔ (منجد) گویا حاکم وہ شخص ہے جو لوگوں کے مقدمہ کا فیصلہ کرے اور ظالم کو ظلم سے روکے۔ ارشادِ باری ہے :

وَاِذَا حَكَمْتُمْ بَيْنَ النَّاسِ اَنْ تَحْكُمُوْا بِالْعَدْلِ (۴/۵۸) — اور (اللہ تمہیں حکم دیتا ہے کہ) جب لوگوں کے درمیان فیصلہ کرو تو انصاف سے فیصلہ کرو۔

۲۔ اُولِي الْاَمْر : وَلِيُّ الْاَمْر کی جمع ہے۔ اور وَلّٰى بمعنی کسی کو کسی علاقہ کا حاکم، والی یا بادشاہ بنانا۔ گویا لغوی لحاظ سے اس لفظ کا اطلاق کسی ملک کی حکومت کی انتظامیہ پر ہوتا ہے۔ تاہم اس کا اطلاق عدلیہ کے حاکموں پر بھی ہو سکتا ہے۔ اور اولی الامر بمعنی اربابِ بست وکشاد۔ ارشادِ باری ہے :

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اَطِيْعُوا اللّٰهَ وَاَطِيْعُوا الرَّسُوْلَ وَاُولِي الْاَمْرِ مِنْكُمْ (۴/۵۹) — اے ایمان والو! اللہ کی اور اس کے رسولؐ کی اطاعت کرو اور جو تم میں سے صاحبِ حکومت ہیں اُن کی بھی۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۱۔ اَقْرَبُوْنَ: قَرُبَ بمعنی نزدیک یا قریب ہونا۔ اور یہ لفظ زمانہ، فاصلہ، مرتبہ، رشتہ داری۔ غرض ہر لحاظ سے جامع مفہوم رکھتا ہے۔ اَقْرَبُ بمعنی زیادہ قریب۔ زیادہ نزدیک۔ اور اَقْرَبُوْنَ یا اَقْرَبِیْنَ یا ذَا قُرْبٰی یا ذَوِی الْقُرْبٰی کے الفاظ قریبی رشتہ داروں کے معنی میں مخصوص ہو جاتے ہیں۔ رشتہ دار دُور کے بھی ہوتے ہیں اور نزدیکی بھی۔ نزدیکی رشتہ دار وُہ ہیں جن کا اللہ تعالیٰ نے وراثت میں حصّہ مقرر کر دیا گیا ہے یعنی بیٹے، بیٹیاں، ماں باپ، میاں بیوی، اور بہن بھائی۔ ارشاد باری ہے،

لِلرِّجَالِ نَصِيبٌ مِّمَّا تَرَكَ الْوَالِدَانِ وَالْأَقْرَبُونَ (۴/۷) مردوں کے لیے حصّہ ہے اس مال سے جو والدین یا رشتہ دار چھوڑ مریں۔

۲۔ نَسَب: نَسَبَ يَنْسُبُ بمعنی نسب بیان کرنا اور نسب دریافت کرنا۔ اور اِسْتَنْسَبَ۔ نسب بیان کرنا۔ نسب پُوچھنا۔ اور نَسَب اور اِنْسَاب بمعنی قرابت۔ رشتہ داری (منجد) اور نسب سے مراد وُہ رشتہ دار ہوتے ہیں جو باپ کی طرف سے ہوں کیونکہ نسب باپ کی طرف سے چلتا ہے اور اس میں اَقْرَبُوْن کے علاوہ چچے اور پھوپھیاں اور ان کی اولاد بھی شامل ہیں۔ ارشادِ باری ہے؛

فَإِذَا نُفِخَ فِي الصُّورِ فَلَا أَنسَابَ بَيْنَهُمْ يَوْمَئِذٍ (۲۳/۱۰۱) پھر جب صور پھونکا جائے گا تو اس دن ان میں قرابتیں نہ رہیں گی۔

اور امام راغب نسب کا معنی الوین میں سے کسی ایک طرف کے رشتہ دار لکھا ہے (مف) یعنی باپ کے علاوہ ماں کے رشتہ داروں (پنجابی نانکے) کو بھی نسب میں شامل کیا ہے۔

۳۔ صِهر: بمعنی سسرال یعنی وُہ رشتہ دار جو شادی کے نتیجہ میں پیدا ہوں۔ بیوی کے لیے شوہر کے نسبی رشتہ دار سسرال ہیں اور شوہر کے لیے بیوی کے نسبی رشتہ دار سسرال ہیں۔ ارشادِ باری ہے:

وَهُوَ الَّذِي خَلَقَ مِنَ الْمَاءِ بَشَرًا فَجَعَلَهُ نَسَبًا وَصِهْرًا (۲۵/۵۴) وُہی تو ہے جس نے انسان کو پانی سے پیدا کیا۔ پھر اس کو صاحبِ نسب اور صاحب قرابت دامادی بنایا۔ (جالندھریؒ)

۴۔ اُولُو الْأَرْحَامِ: رحم سے تعلق رکھنے والے رشتہ دار۔ ان کا دائرہ بہت وسیع ہے جن میں پھوپھیاں اور چچے بھی شامل ہو جاتے ہیں (لیکن علم الفرائض کی رُو سے ان کا درجہ ذوی الفروض اور عصبہ کے بعد آتا ہے) ارشاد باری ہے:

وَأُولُو الْأَرْحَامِ بَعْضُهُمْ أَوْلَىٰ بِبَعْضٍ فِي كِتَابِ اللَّهِ (۸/۷۵) اور اللہ کے حکم کی رُو سے رشتہ دار ایک دُوسرے کے (ترکہ کے) زیادہ حقدار ہیں۔

۵۔ اِلّ: کا ترجمہ عموماً قرابت یا رشتہ داری کیا جاتا ہے لیکن لغوی لحاظ سے اس کا معنیٰ رشتہ داروں سے کیا ہوا عہد و پیمان ہے۔ اِلّ بمعنی عہد۔ اقرار۔ پڑوسی (منجد) اور اِلُّ الرَّجُل بمعنی جَارُہٗ یعنی اس کا پڑوسی بنام۔ ق) ہے۔ ارشادِ باری ہے:

لَا يَرْقُبُونَ فِي مُؤْمِنٍ إِلًّا وَلَا ذِمَّةً۔ یہ لوگ کسی مومن کے حق میں نہ تو رشتہ داری کا پاس

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تیز فہم ہوں یا نہ ہوں۔ ارشادِ باری ہے:

فَاعْتَبِرُوْا يَآ اُولِي الْاَبْصَارِ (۵۹/۲) اے (بصیرت کی) آنکھیں رکھنے والو! عبرت پکڑو۔

۶۔ اُولِي النُّهٰى: نہی بمعنی کسی چیز کی انتہا کو پہنچنا (م۔ ل) اور نَهُوْ، نَهُوَا بمعنی بہت زیادہ ذہین ہونا کامل العقل ہونا اور نُھیٰ نُھْیَۃ کی جمع ہے۔ اور اُولِي النُّهٰى بمعنی صاحب فراست۔ اچھی رائے رکھنے والے لوگ۔ تجربہ کار (منجد) ارشادِ باری ہے:

اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيٰتٍ لِّاُولِي النُّهٰى۔ (۲۰/۵۴) بیشک ان (باتوں) میں عقل والوں کے لیے (بہت سی) نشانیاں ہیں۔

ماحصل: (۱) حِجر: وہ عقل جو نقصان سے بچائے۔

(۲) عَقل: وہ عقل جو نقصان سے بچائے اور فائدہ مند چیزوں کو اختیار کرنے کی تدبیر کرے۔

(۳) حِلم: ایسی عقل جو طبیعت پر ضبط رکھے اور مشتعل نہ ہونے دے۔

(۴) اُولِي الْاَلْبَاب: تیز فہم لوگ۔ بات کا خلاصہ سمجھنے والے لوگ۔

(۵) اُولِي الْاَبْصَار: غور و فکر کرنے والے لوگ۔

(۶) اُولِي النُّهٰى: بات کی تہ تک پہنچنے والے صاحب فراست لوگ۔

۱۱۔۔۔۔ عقل مار دینا

کے لیے اِسْتَفَزَّ اور اِسْتَخَفَّ کے الفاظ آئے ہیں۔

۱۔ اِسْتَفَزَّ: فَزَّ بمعنی دھوکہ دے کر غالب آنا۔ ہوش اڑا دینا۔ گھبرا کر نکال دینا۔ اور اِسْتَفَزَّ بمعنی مضطرب کر دینا۔ ہلکا جاننا۔ ذلیل سمجھنا۔ گھر سے باہر نکال دینا (منجد) اور اِسْتَفَزَّ بمعنی اضطراب میں ڈالنا۔ عقل کھو دینا (م۔ ق) ارشادِ باری ہے:

فَاَرَادَ اَنْ يَّسْتَفِزَّهُمْ مِّنَ الْاَرْضِ۔ (۱۷/۱۰۴) فرعون نے چاہا کہ بنی اسرائیل کو حواس باختہ کر کے سرزمین (مصر) سے نکال دے۔

۲۔ اِسْتَخَفَّ: خَفَّ بمعنی ہلکا ہونا خفیف بمعنی ہلکا (ضد ثقیل) اور خَفَّفَ بمعنی ہلکا کرنا۔ اور اِسْتَخَفَّ بمعنی ہلکا جاننا۔ جاہل سمجھنا۔ حق و راستی سے ہٹا دینا (منجد) ارشادِ باری ہے:

فَاسْتَخَفَّ قَوْمَهٗ فَاَطَاعُوْهُ (۴۳/۵۴) فرعون نے اپنی قوم کی عقل مار دی تو انہوں نے اُس کی بات مان لی۔

ماحصل: (۱) اِسْتَفَزَّ: کسی کو پریشان اور مضطرب کر کے یا دھوکہ سے اس کی عقل مار دینا۔

(۲) اِسْتَخَفَّ: کسی کو ذلیل اور حقیر بنا کر اُس کی عقل مار دینا۔

علاوہ دیکھیے "سوائے"

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اور بڑے سے بڑا گناہ قتل ناحق ہوتا ہے اس پر بھی لفظ ذَنْب کا اطلاق ہوا ہے۔ قرآن میں ہے:

وَلَهُمْ عَلَيَّ ذَنْبٌ فَأَخَافُ أَنْ يَقْتُلُونِ (۲۶/۱۴)	(حضرت موسیٰؑ اللہ تعالیٰ سے عرض کرتے ہیں کہ) میرے ذمہ ان کا ایک گناہ (خون ہے) اور مجھے ڈر ہے کہ وہ مجھے مار ہی نہ ڈالیں۔

۲۔ خَطَا: ایسا گناہ جس کے کرنے کا انسان کا ارادہ نہ ہو مگر اتفاقاً ہو جائے یا سہواً۔ مثلاً کسی شکاری نے تیر تو شکار کو مارا اور وہ لگ کسی انسان کو گیا جس سے وہ مر گیا۔ ایسی خطا اگر قابل حد یا تعزیر ہو تو سزا میں تخفیف ہو جاتی ہے اور اسے خِطْأ یا خَطَأ کہتے ہیں۔ اور اگر دوسری نوع کی ہوں تو اللہ تعالیٰ استغفار اور نیک اعمال کے بدلہ میں معاف بھی فرما دیتے ہیں اور اسے خَطَاء کہتے ہیں (فق ل ۴۰) (ج خطایا) اور خَطِيْئَة (ج خطیئات) بھی اسی معنیٰ میں استعمال ہوتا ہے ارشادِ باری ہے:

وَمَنْ قَتَلَ مُؤْمِنًا خَطَأً فَتَحْرِيرُ رَقَبَةٍ مُّؤْمِنَةٍ وَّدِيَةٌ مُّسَلَّمَةٌ إِلَىٰ أَهْلِهِ إِلَّا أَنْ يَصَّدَّقُوا (۴/۹۲)	اور جو بھول چوک کر بھی مومن کو مار ڈالے تو ایک مسلمان غلام بھی آزاد کرے اور مقتول کے ورثاء کو خون بہا بھی دے الا یہ کہ وہ معاف کر دیں۔

دوسرے مقام پر فرمایا:

وَقُولُوا حِطَّةٌ نَّغْفِرْ لَكُمْ خَطَايَاكُمْ۔ (۲/۵۸)	اور حِطَّةٌ (بخشش کی پکار) کہنا۔ ہم تمہارے گناہ معاف کر دیں گے۔

۳۔ حُوب: اَلْحَوْبَة ماں باپ، بہن، بیٹی۔ کہتے ہیں إِنَّ لِي حَوْبَةً أَعُولُهَا یعنی میرے بال بچے ہیں جن کی میں کفالت کرتا ہوں (منجد) اور حَوْب بمعنی اولاد کا والدین کی نافرمانی یا والدین کی اولاد پر شفقت اور تربیت میں کوتاہی کرنا (م۔ل) اور امام راغب کے نزدیک جن کاموں سے سختی سے روکا گیا ہے ان کا ارتکاب حَوب کہلاتا ہے (مف) اور حُوب کا بنیادی معنیٰ ڈانٹ (زجر) ہے۔ اور حوب ہر وہ گناہ ہے جس کا فاعل مستحق زجر ہو (فق ل ۱۹۳) ارشادِ باری ہے:

وَلَا تَأْكُلُوا أَمْوَالَهُمْ إِلَىٰ أَمْوَالِكُمْ إِنَّهُ كَانَ حُوبًا كَبِيرًا (۴/۲)	اور یتیموں کا مال اپنے مال میں شامل کر کے ہضم نہ کر جاؤ کہ یہ بڑا سخت گناہ ہے۔

۴۔ حِنْث: بمعنی غلط اور جھوٹی قسم۔ گناہ اور نافرمانی (مف) اور حَنِثَ فِي الْيَمِيْن بمعنی قسم کی خلاف ورزی کرنا (م۔ل) اور حَنِثَ بمعنی باطل کی طرف جھکنا۔ مائل ہونا (منجد) گویا حِنْث سے مراد ایسا گناہ ہوتا ہے جو عہد و پیمان یا قسم توڑنے سے متعلق ہو۔ ارشادِ باری ہے:

وَكَانُوا يُصِرُّونَ عَلَى الْحِنْثِ الْعَظِيمِ (۵۶/۴۶)	اور وہ لوگ گناہِ عظیم پر اصرار کرتے تھے۔

۵۔ اِثْم: بمعنی ہر وہ عمل جو کارِ خیر یا ثواب سے پیچھے رکھے یا روکے (مف م ل) (ج آثام) (ضد بِرّ) نیز اثم کا لغوی معنیٰ تقصیر ہے (فق ل ۱۹۳) ارشادِ نبویؐ ہے: اَلْبِرُّ مَا اطْمَأَنَّتْ إِلَيْهِ النَّفْسُ وَ

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۱۔ نَجّٰی: بمعنی کسی مصیبت سے چھٹکارا حاصل کرنا۔ رہائی پانا۔ کسی بھی صورت میں ہو۔ اس کا استعمال عام ہے۔ ارشادِ باری ہے:

وَقَالَ الَّذِیْ نَجَا مِنْھُمَا وَادَّکَرَ بَعْدَ اُمَّۃٍ (۱۲/۴۵)	اور دونوں قیدیوں میں سے جسے رہائی مل تھی کہنے لگا اور اسے مدت کے بعد بات یاد آ گئی۔

۲۔ فَازَ: بمعنی کسی مصیبت سے نجات پانا اور محبوب چیز تک پہنچنا (فق ل ۲۷۲) سلامتی کے ساتھ بھلائی حاصل کر لینا (مف) ارشادِ باری ہے:

فَمَنْ زُحْزِحَ عَنِ النَّارِ وَاُدْخِلَ الْجَنَّۃَ فَقَدْ فَازَ (۳/۱۸۵)	جو شخص آگ (دوزخ) سے دور رکھا گیا اور جنت میں داخل کیا گیا وہ نجات پا گیا۔

پھر فَازَ کا لفظ لغت اضداد سے بھی ہے۔ فوز بمعنی نجات پانا بھی اور ہلاک ہونا بھی فَوَّزَ الرَّجُل بمعنی آدمی مرگیا۔ اور مفازۃ بمعنی نجات کا سبب، کامیابی کی جگہ یا کامیابی کا سبب، ہلاکت کی جگہ یا ہلاکت کا سبب (منجد۔م۔ل) ارشادِ باری ہے:

فَلَا تَحْسَبَنَّھُمْ بِمَفَازَۃٍ مِّنَ الْعَذَابِ وَلَھُمْ عَذَابٌ اَلِیْمٌ (۳/۱۸۸)	ان کی نسبت یہ خیال نہ کرنا کہ وہ عذاب سے چھوٹ جائیں گے اور ان کے لیے بُرا عذاب ہے۔

اس آیت میں مفازۃ کا لفظ ہلاکت کی جگہ اور اس کے سبب کا معنی دے رہا ہے۔

ماحصل: نجات کا لفظ صرف کسی مصیبت کے چھوٹنے کے لیے آتا ہے جبکہ فاز کا لفظ کسی مصیبت سے چھوٹنے کے ساتھ ساتھ کسی مرغوب چیز سے ہمکنار بھی ہونے کے لیے آتا ہے۔

۱۲ —— نذر و نیاز

کے لیے نَذر اور قُربان کے الفاظ قرآن کریم میں آئے ہیں۔

۱۔ نَذر (ج نذور) ــ بمعنی کسی حادثہ کی وجہ سے غیر واجب چیز کو اپنے اُوپر واجب کر لینا۔ اور نَذَرَ بمعنی نذر یا منت ماننا۔ اگرچہ ایسی نذر عمومًا حالات سے مشروط ہوتی ہے۔ تاہم اس نذر یا منت کی ادائیگی لازم اور واجب ہوتی ہے۔ ارشادِ باری ہے:

ثُمَّ لْیَقْضُوْا تَفَثَھُمْ وَلْیُوْفُوْا نُذُوْرَھُمْ (۲۲/۲۹)	(حاجی لوگ قربانی کرنے کے بعد) چاہیے کہ اپنا میل کچیل دُور کریں اور نذریں پوری کریں۔

۲۔ قُرْبَان، قربان الملک بمعنی بادشاہ کا ندیم۔ اور قربان ہر وہ چیز ہے جس کے ذریعہ اللہ تعالیٰ کا قرب حاصل کرنا مقصود ہو خواہ یہ ذبیحہ ہو یا اور کچھ (منجد) اور ہر قسم کی نذر و نیاز و قربانی غیر اللہ کے لیے حرام ہے کیونکہ یہ بھی مالی عبادت ہوتی ہے (لیکن مشرکین اللہ کے سوا دوسروں کو بھی، جنھیں وہ قابل احترام سمجھیں، نذر و نیاز اور قربانی وغیرہ پیش کرتے ہیں) قرآن میں ہے:

اِذْ قَرَّبَا قُرْبَانًا فَتُقُبِّلَ مِنْ اَحَدِھِمَا	جب دونوں (ہابیل اور قابیل) نے (خدا کی جناب میں)

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہیں۔ (ج وحش اور وُحُوش) سارے وحشی جانور درندے نہیں ہوتے۔ مثلاً گیدڑ، لنگور، ہرن، بندر وغیرہ اور درندے کو سَبُع، سَبْع اور سَبِع کہتے ہیں سَبُعَ الذِّئْبُ الْغَنَمَ بمعنی بھیڑیئے نے بکری کو پھاڑ کھایا۔ اور اَلسَّبُعُ مِنَ الطَّیْرِ بمعنی شکاری پرندہ (منجد) قرآن میں ہے:

وَمَآ اَكَلَ السَّبُعُ اِلَّا مَا ذَكَّيْتُمْ۔ (۵/۳) اور وُہ جانور بھی (حرام ہے) جسے درندہ نے پھاڑ کھایا ہو مگر جس کو تم (مرنے سے پہلے) ذبح کر لو۔

قرآن میں درج ذیل درندوں اور وحشی جانوروں کے نام مذکور ہیں:

۱۔ ذِئْب: بمعنی بھیڑیا (مؤنث ذِئْبَة) اور ذَئِبَ بمعنی مکاری اور خباثت میں بھیڑیے کی طرح ہونا یا بھیڑیے سے خوف زدہ ہونا (منجد) قرآن میں ہے:

وَاَخَافُ اَنْ يَّاْكُلَهُ الذِّئْبُ (۱۲/۱۳) اور میں ڈرتا ہوں کہ کہیں اسے بھیڑیا نہ کھا جائے۔

۲۔ خِنْزِيْر، سور۔ مشہور و معروف نجس اور ناپاک جانور۔ جس کا گوشت پوست غرضیکہ ہر چیز حرام ہے۔ (ج خنازیر) ارشاد باری ہے:

اِنَّمَا حَرَّمَ عَلَيْكُمُ الْمَيْتَةَ وَالدَّمَ وَلَحْمَ الْخِنْزِيْرِ (۲/۱۷۳) اس (اللہ) نے تم پر مُردار اور لہو اور سُور کا گوشت حرام کر دیا ہے۔

۳۔ قِرَدَة، قِرْد بمعنی بندر (ج قِرَدَة۔ قِرْدَة، قُرُوْد۔ اقراد وغیرہ) مؤنث قِرْدَة (ج قِرَد) (منجد) ارشاد باری ہے:

وَجَعَلَ مِنْهُمُ الْقِرَدَةَ وَالْخَنَازِيْرَ۔ (۵/۶۰) اور اللہ تعالیٰ نے ان میں سے بعض کو بندر اور سؤر بنا دیا۔

۴۔ قَسْوَرَة: بمعنی شیر۔ غالب مضبوط (ج قساور اور قساوِرَة (منجد) اور بمعنی شیر ببر (م۔ق) نیز تیر انداز اور شکاری کو بھی قَسْوَرَة کہتے ہیں (مف) ارشاد باری ہے:

كَاَنَّهُمْ حُمُرٌ مُّسْتَنْفِرَةٌ فَرَّتْ مِنْ قَسْوَرَةٍ (۷۴/۵۰-۵۱) گویا کہ وُہ بدکے ہوئے گدھے ہیں۔ جو شیر ببر (کے خوف) سے بھاگ اٹھے۔

۵۔ كَلْب: بمعنی کُتّا (ج كِلَاب) اور كَلِبَ الرَّجُلُ بمعنی کسی کا کتوں کی طرح آواز نکالنا۔ اور كَلَّبَ الْكَلْبَ بمعنی کتے کو شکار کے لیے سدھانا اور مُكَلِّب بمعنی ہر زخم دینے والا جانور یا شکار سکھلانے والا۔ قرآن میں ہے:

وَكَلْبُهُمْ بَاسِطٌ ذِرَاعَيْهِ بِالْوَصِيْدِ۔ (۱۸/۱۸) اور ان (اصحاب کہف) کا کتا چوکھٹ پر اپنے بازو پھیلائے ہوئے ہے۔

۲۔۔۔ا۔ درخت پھل اور پودے وغیرہ

۱ تا ۶۔ شَجَر۔ شَجَرَة۔ نَجْم۔ اَثْل۔ ضَرِيْع۔ زَقُّوْم۔ يَقْطِيْن کے لیے دیکھیے "درخت"!

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ